پیارے رسول کی پیاری بیٹیاں

تحریر: غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

دنیا میں اس شخص سے بڑھ کر شقی اور بد بخت کون ہو سکتا ہے، جو پیغمبر اسلام، محمد کریم ﷺ کی پیاری بیٹیوں کو کسی کافر کی اولاد قرار دے، جو جہالت و ضلالت کا سوداگر بن کر یہ نعرہ بلند کرے کہ رسول اللہ ﷺ کی صرف ایک ہی بیٹی تھی، جو یہ عقیدہ رکھتا ہو کہ اہل بیت کی تحقیر و تصغیر فرضِ عین ہے، جو بصیرتِ قلبی سے محروم ہو کر قرآنی و حدیثی اور اجماعی دلائل کو پس پشت ڈالتے ہوئے یہ کہے کہ نبی کریم ﷺ سیدہ زینب، سیدہ رقیہ اور سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہن کے بابا نہیں، محض مربی تھے؟

روزِ محشر کا وہ منظر کتنا اندوہناک ہو گا جب نبی اکرم ﷺ کی پیاری بیٹیاں اللہ احکم الحاکمین کی عدالت میں مقدمہ دائر کریں گی کہ لوگوں نے ہماری نسبت ہمارے پاک بابا سے توڑنے اور ایک کافر سے جوڑنے کی کوشش کی تھی اس دن کیا بیتے گی، سوچیے ذرا؟

بناتِ رسول کے بارے میں شیعہ کا مؤقف:

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (٦٦١۔٧٢٨ھ) فرماتے ہیں:

بَلْ مِنْهُمْ مَّنْ يُّنْكِرُ أَنْ تَكُونَ زَيْنَبُ، وَرُقَيَّةُ، وَأُمُّ كُلْثُومٍ، مِنْ بَنَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَيَقُولُونَ : إِنَّهُنَّ

لِخَدِيجَةَ، مِنْ زَوْجِهَا الَّذِي كَانَ كَافِرًا، قَبْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

''ان میں سے بعض تو ایسے بھی ہیں، جو سیدہ زینب، سیدہ رقیہ اور سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہن کے بناتِ رسول ہونے کے منکر ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ یہ تینوں سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی اس کافر خاوند سے پیدا ہونے والی بیٹیاں ہیں، جس سے انہوں نے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عقد میں آنے سے پہلے نکاح کیا تھا۔''

(منهاج السنّة النبويّة في نقض كلام الشيعة والقدريّة : 493/4)

ایک مقام پر فرماتے ہیں:

وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُولُ : إِنَّ رُقَيَّةَ، وَأُمَّ كُلْثُومٍ، زَوْجَتَيْ عُثْمَانَ، لَيْسَتَا بِنْتَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلٰكِنْ هُمَا بِنْتَا خَدِيجَةَ مِنْ غَيْرِهٖ، وَلَهُمْ فِي الْمُكَابَرَاتِ وَجَحْدِ الْمَعْلُومَاتِ بِالضَّرُورَةِ أَعْظَمُ مِمَّا لِأُولٰئِكَ النَّوَاصِبِ الَّذِينَ قَتَلُوا الْحُسَيْنَ، وَهٰذَا مِمَّا يُبَيِّنُ أَنَّهُمْ أَكْذَبُ وَأَظْلَمُ وَأَجْهَلُ مِنْ قَتَلَةِ الْحُسَيْنِ .

''بعض کہتے ہیں کہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی دونوں بیویاں، سیدہ رقیہ اور سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہما، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹیاں نہیں، بلکہ وہ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی پہلے خاوند سے ہونے والی بیٹیاں ہیں۔ سینہ زوری اور مسلمات کا انکار

کرنے میں شیعہ ان ناصبیوں سے بھی چار ہاتھ آگے ہیں، جنھوں نے سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کو شہید کیا تھا۔اس سے معلوم ہوتا ہے کہ شیعہ قاتلین حسین سے بڑھ کر جھوٹے، ظالم اور جاہل ہیں۔''

(منهاج السنّة النبويّة : 368/4)

اب اس سلسلہ میں شیعہ اہل علم کے اقوال ملاحظہ فرمائیں:

① مشہور شیعہ ابوالقاسم علی بن احمد بن موسیٰ کوفی (۳۵۲ھ) نے لکھا:

وَصَحَّ لَنَا فِيهِمَا مَا رَوَاهُ مَشَايِخُنَا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ عَنِ الْأَئِمَّةِ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ، وَذٰلِكَ أَنَّ الرِّوَايَةَ صَحَّتْ عِنْدَنَا عَنْهُمْ أَنَّهٗ كَانَتْ لِخَدِيجَةَ بِنْتِ خُوَيْلِدٍ مِّنْ أُمِّهَا أُخْتٌ، يُقَالُ لَهَا هَالَةُ، قَدْ تَزَوَّجَهَا رَجُلٌ مِّنْ بَنِي مَخْزُومٍ، فَوَلَدَتْ بِنْتًا اسْمُهَا هَالَةُ، ثُمَّ خَلَفَ عَلَيْهَا بَعْدَ أَبِي هَالَةَ رَجُلٌ مِّن تَمِيمٍ، يُقَالُ لَهٗ أَبُو هِنْدٍ، فَأَوْلَدَهَا ابْنًا، كَانَ يُسَمّٰى هِنْدَ ابْنَ أَبِي هِنْدٍ، وَابْنَتَيْنِ، فَكَانَتَا هَاتَانِ الْاِبْنَتَانِ مَنْسُوبَتَيْنِ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ (ص)؛ زَيْنَبُ وَرُقَيَّةُ .

''ان دونوں (رقیہ اور زینب) کے بارے میں ہم اپنے اہل علم اور ائمہ اہل بیت کی وہ روایت درست مانتے ہیں کہ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی ماں کی طرف سے ایک بہن تھی، جس کا نام ہالہ تھا۔اس کی شادی بنو مخزوم کے ایک شخص سے ہوئی۔اس سے ایک لڑکی پیدا ہوئی، اس کا نام بھی ہالہ ہی

رکھا گیا۔ ابو ہالہ کی وفات کے بعد خدیجہ کی بہن سے بنو تمیم کے ایک شخص ابو ہند نے شادی کر لی۔ اس سے ایک لڑکا ہند بن ابو ہند اور دو لڑکیاں پیدا ہوئیں۔ یہی دو لڑکیاں زینب اور رقیہ رسول اللہ ﷺ کی طرف منسوب ہوئیں۔''

(الاستغاثة في بدع الثلاثة :68/1)

② مشہور شیعہ ابن شہر آشوب (م:۵۸۸ھ) نے لکھا ہے:

يُؤَكِّدُ ذٰلِكَ مَا ذُكِرَ فِي كِتَابَيِ الْأَنْوَارِ وَالْبِدَعِ أَنَّ رُقَيَّةَ وَزَيْنَبَ كَانَتَا ابْنَتَيْ هَالَةَ أُخْتِ خَدِيجَةَ .

''اس کی تائید اس بات سے بھی ہوتی ہے، جو الانوار اور البدع نامی کتابوں میں مذکور ہے کہ رقیہ اور زینب، خدیجہ کی بہن ہالہ کی بیٹیاں ہیں۔''

(مناقب آل أبي طالب :159/1)

③ مشہور شیعہ ملا احمد بن محمد المعروف بہ مقدس اردبیلی (۹۹۳ھ) نے لکھا ہے:

قِيلَ : هُمَا رُقَيَّةُ وَزَيْنَبُ كَانَتَا ابْنَتَيْ هَالَةَ أُخْتِ خَدِيجَةَ، وَلَمَّا مَاتَ أَبُوهُمَا رُبِّيَتَا فِي حِجْرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَمَا كَانَتْ عَادَةُ الْعَرَبِ فِي نِسْبَةِ الْمُرَبّٰى إِلَى الْمُرَبِّي، وَهُمَا اللَّتَانِ تَزَوَّجَهُمَا عُثْمَانُ بَعْدَ مَوْتِ

زَوْجَیْهِمَا .

''کہا جاتا ہے کہ رقیہ اور زینب دونوں خدیجہ کی بہن ہالہ کی بیٹیاں تھیں۔ ان کا والد فوت ہو گیا، تو ان دونوں نے رسول اللہ ﷺ کی گود میں پرورش پائی۔ یوں ان کی نسبت آپ ﷺ کی طرف ہو گئی، جیسا کہ عربوں کی عادت تھی کہ پرورش کرنے والے کی طرف نسبت کر دیتے تھے۔ ان دونوں کے خاوند فوت ہونے کے بعد ان سے عثمان نے شادی کر لی تھی۔''

(حاشية زبدة البيان في أحكام القرآن، ص : 575)

④ مشہور شیعہ محمد مہدی بن صالح موسوی (م:۱۳۴۸ھ) نے لکھا ہے:

مَا زَعَمَهُ (أَيِ ابْنُ تَیْمِیَّةَ) مِنْ أَنَّ تَزْوِیجَ بِنْتَیْهِ لِعُثْمَانَ فَضِیلَةٌ لَّهُ، مِنْ عَجَائِبِهٖ، مِنْ حَیْثُ ثُبُوتِ الْمُنَازَعَةِ أَنَّهُمَا بِنْتَاهُ .

''ابن تیمیہ نے جو کہا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی دو بیٹیوں سے شادی، عثمان کے لیے فضیلت کا باعث ہے، عجیب ہے، کیونکہ ان دونوں کے رسول اللہ ﷺ کی بیٹیاں ہونے میں اختلاف ثابت ہے۔''

(منهاج الشريعة في الردّ على ابن تيميّة : 289/2)

مزید کہا ہے:

قَدْ عَرَفْتَ عَدَمَ ثُبُوتِ أَنَّهُمَا بِنْتَا خَیْرِ الرُّسُلِ صَلَّی اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّم، وَعَدَمَ وُجُودِ فَضْلٍ لَّهُمَا، تَسْتَحِقَّان بِهِ الشَّرَفَ وَالْقِدَمَ عَلٰى غَيْرِهِمَا.

''آپ یہ بات بخوبی جان چکے ہیں کہ ان دونوں کا نبی اکرم ﷺ کی بیٹیاں ہونا ثابت نہیں، نہ ان کے لیے کوئی فضیلت موجود ہے، جس کی وجہ سے وہ دوسروں پر شرف وفضل کی مستحق ہوں۔''

(منهاج الشريعة : 291/2)

رسول اللہ ﷺ کی پیاری بیٹیوں کے بارے میں یہ تو تھا شیعہ کا مؤقف، اب ملاحظہ فرمائیں:

بناتِ رسول کے بارے میں اہل سنت کا مؤقف:

نبی کریم ﷺ کی بیٹیوں کے بارے میں اہل سنت کا مؤقف یہ ہے کہ آپ ﷺ کی چار صاحبزادیاں تھیں۔ ان کے نام بالترتیب سیدہ زینب، سیدہ رقیہ، سیدہ ام کلثوم اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہن ہیں۔

دلائل:

دلیل نمبر ①: اجماع

حافظ ابن عبد البر رحمہ اللہ (463-368ھ) فرماتے ہیں:

وَوَلَدُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خَدِيجَةَ أَرْبَعُ بَنَاتٍ، لَا خِلَافَ فِي ذٰلِكَ.

’’آپ ﷺ کی سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا سے چار بیٹیاں تھیں۔اس میں کوئی اختلاف نہیں۔‘‘

(الاستیعاب :50/1، وفي نسخة :89/1 بحاشية الإصابة)

② حافظ عبدالغنی مقدسی رحمہ اللہ (541-600ھ) فرماتے ہیں:

فَالْبَنَاتُ أَرْبَعٌ بِلَا خِلَافٍ .

’’آپ ﷺ کی چار بیٹیاں ہیں۔اس میں اختلاف نہیں۔‘‘

(الدرّة المضيّة على السيرة النبويّة : 8/6 مع التعليق)

③ حافظ صفدی رحمہ اللہ (696-764ھ) فرماتے ہیں:

قَالَ الْحَافِظُ عَبْدُ الْغَنِيِّ : فَالْبَنَاتُ أَرْبَعٌ بِلَا خِلَافٍ .

’’حافظ عبدالغنی فرماتے ہیں کہ رسولِ اکرم ﷺ کی چار بیٹیاں ہونے میں کوئی اختلاف نہیں۔‘‘

(الوافي بالوفيّات :79/1)

④ حافظ نووی رحمہ اللہ (631-676ھ) لکھتے ہیں:

فَالْبَنَاتُ أَرْبَعٌ بِلَا خِلَافٍ .

’’آپ ﷺ کی بیٹیاں بالاتفاق چار ہیں۔‘‘

(تهذيب الأسماء :26/1)

⑤ حافظ مزی رحمہ اللہ (654-742ھ) فرماتے ہیں:

وَكَانَ لَهٗ مِنَ الْبَنَاتِ أَرْبَعٌ بِلَا خِلَافٍ .

’’آپ ﷺ کی چار بیٹیاں تھیں۔اس میں کوئی اختلاف نہیں۔‘‘

(تهذيب الكمال في أسماء الرجال :57/1، وفي نسخة :191/1)

جو لوگ نبی اکرم ﷺ کی بیٹیوں کا انکار کرتے ہیں اور انہیں کسی کافر کی طرف منسوب کرتے ہیں، وہ مسلمانوں کے اجماع کے منکر ہیں۔ اجماع کی مخالفت گمراہی ہے۔

دلیل نمبر ۲

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ هُوَ أَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ﴾ (الأحزاب 33 : 5)

''لوگوں کو ان کے باپ کی نسبت سے پکارا کریں، اللہ کے ہاں یہی بات انصاف پر مبنی ہے۔''

معلوم ہوا کہ کسی انسان کو اس کے باپ کے علاوہ کسی غیر کی طرف منسوب کرنا ناانصافی ہے۔ احادیث میں واضح طور پر سیدہ زینب، سیدہ رقیہ اور سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہن کو رسولِ اکرم ﷺ کی بیٹیاں کہا گیا ہے۔ ہر دور میں مسلمان انہیں آپ ﷺ کی بیٹیاں قرار دیتے رہے ہیں۔ اگر یہ آپ کی حقیقی بیٹیاں نہیں تھیں، تو انہیں نبی ﷺ کی طرف منسوب کرنا ناانصافی تھی اور یہ ناممکن ہے کہ احادیث اور اجماعِ امتِ مسلمہ ناانصافی پر مبنی ہو۔ لہٰذا بعض لوگوں کا یہ کہنا کہ سیدہ زینب، سیدہ رقیہ اور سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہن کسی کافر کی بیٹیاں تھیں اور آپ ﷺ نے ان کی پرورش کی، اسی بنا پر ان کی نسبت رسولِ کریم ﷺ کی طرف ہوگئی، اس آیت کے صریحاً خلاف ہے۔

یہ تینوں آپ ﷺ کی حقیقی بیٹیاں تھیں۔ ایسی کوئی دلیل نہیں جس کی بنا پر انہیں

کسی کافر کی بیٹیاں کہا جائے۔

اصولِ فقہ کا مسلمہ قاعدہ ہیکہ جب تک حقیقت متعذر نہ ہو اور مجاز پر کوئی دلیل نہ ہو، اس وقت تک مجازی معنی کی طرف انتقال جائز نہیں ہوتا۔ ان تینوں کے نبی اکرم ﷺ کی حقیقی اولاد ہونے میں کوئی مانع نہیں، نہ ان کے غیر کی اولاد ہونے پر کوئی دلیل ہے۔ لہٰذا یہ آپ ﷺ کی حقیقی بیٹیاں تھیں۔

دلیل نمبر ۳

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿يَآ أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّأَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ ذٰلِكَ أَدْنٰى أَنْ يُّعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا﴾ (الأحزاب 33 : 59).

''نبی ﷺ! اپنی بیویوں، بیٹیوں اور مؤمنوں کی عورتوں سے کہہ دیجیے کہ وہ چادریں اوڑھ لیا کریں۔ اس سے ان کی ممتاز حیثیت ظاہر ہو جائے گی اور تکلیف سے محفوظ رہیں گی۔ اللہ بہت بخشنے والا، نہایت رحم کرنے والا ہے۔''

یہ آیت واضح دلیل ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی ایک سے زائد بیٹیاں تھیں، کیونکہ اس میں ''بنات'' کا لفظ ہے جو کہ ''بنت'' کی جمع ہے۔ جمع کے کم سے کم تین افراد ہوتے ہیں۔ کسی خارجی دلیل سے جمع کے اقل افراد دو ہو سکتے ہیں۔ ایک فرد کے جمع ہونے کا دنیا میں کوئی بھی قائل نہیں۔ ایک تو مفرد حقیقی ہے۔ اگر نبی اکرم ﷺ کی حقیقی

بیٹی صرف سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا تھیں، تو ''بنات'' کا کیا معنی؟

حدیثی دلائل:

اب احادیث صحیحہ سے دلائل ملاحظہ ہوں:

① سیدہ زینب رضی اللہ عنہا:

آپ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے بڑی صاحبزادی تھیں۔ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بطن پاک سے تھیں۔ ان کی شادی ابوالعاص بن ربیعہ سے ہوئی تھی۔

(۱) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں:

إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ، خَرَجَتِ ابْنَتُهُ مِنْ مَّكَّةَ مَعَ بَنِي كِنَانَةَ، فَخَرَجُوا فِي أَثَرِهَا، فَأَدْرَكَهَا هَبَّارُ بْنُ الْأَسْوَدِ، فَلَمْ يَزَلْ يَطْعَنُ بَعِيرَهَا حَتّٰى صَرَعَهَا، فَأَلْقَتْ مَا فِي بَطْنِهَا، وَأُهْرِيْقَتْ دَمًا، فَانْطُلِقَ بِهَا، وَاشْتَجَرَ فِيهَا بَنُو هَاشِمٍ وَبَنُو أُمَيَّةَ، فَقَالَتْ بَنُو أُمَيَّةَ : نَحْنُ أَحَقُّ بِهَا، وَكَانَتْ تَحْتَ ابْنِ عَمِّهِمْ، أَبِي الْعَاصِ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ عَبْدِ شَمْسٍ، فَكَانَتْ عِنْدَ هِنْدٍ بِنْتِ رَبِيعَةَ، وَكَانَتْ تَقُولُ لَهَا هِنْدٌ : هٰذَا فِي سَبَبِ أَبِيك، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِزَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ : «أَلَا تَنْطَلِقُ، فَتَجِيءَ بِزَيْنَبَ؟»، قَالَ : بَلٰى يَا رَسُولَ اللّٰهِ ! قَالَ : «فَخُذْ

خَاتَمِي هٰذَا، فَأَعْطِهَا إِيَّاهُ»، قَالَ : فَانْطَلَقَ زَيْدٌ، فَلَمْ يَزَلْ يَلْطُفُ وَتَرِكَ بَعِيرَهُ حَتّٰى أَتٰى رَاعِيًا، فَقَالَ : لِمَنْ تَرْعٰى؟ فَقَالَ : لِأَبِي الْعَاصِ بْنِ رَبِيعَةَ، قَالَ : فَلِمَنْ هٰذِهِ الْغَنَمُ؟ قَالَ : لِزَيْنَبَ بِنْتِ مُحَمَّدٍ ـ عَلَيْهِ السَّلَامُ ـ، فَسَارَ مَعَهُ شَيْئًا، ثُمَّ قَالَ لَهُ : هَلْ لَّكَ أَنْ أُعْطِيَكَ شَيْئًا تُعْطِيهَا إِيَّاهُ، وَلَا تَذْكُرَهُ لِأَحَدٍ؟ قَالَ : نَعَم، فَأَعْطَاهُ الْخَاتَمَ، فَانْطَلَقَ الرَّاعِي، فَأَدْخَلَ غَنَمَهُ، وَأَعْطَاهَا الْخَاتَمَ، فَعَرَفَتْهُ، فَقَالَتْ : مَنْ أَعْطَاكَ هٰذَا؟ قَالَ : رَجُلٌ، قَالَتْ : وَأَيْنَ تَرَكْتَهُ؟ قَالَ : مَكَانَ كَذَا وَكَذَا، فَسَكَنَتْ حَتّٰى إِذَا كَانَ اللَّيْلُ خَرَجَتْ إِلَيْهِ، فَقَالَ لَهَا : ارْكَبِي بَيْنَ يَدَيَّ! قَالَتْ : لَا، وَلٰكِنِ ارْكَبْ أَنْتَ، فَرَكِبَ وَرَكِبَتْ وَرَاءَهُ، حَتّٰى أَتَتِ النَّبِيَّ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : «هِيَ أَفْضَلُ بَنَاتِي، أُصِيبَتْ فِيَّ»

''رسول اللہ ﷺ نے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی، تو آپ ﷺ کی صاحبزادی (سیدہ زینب رضی اللہ عنہا) بھی مکہ سے بنوکنانہ کے ساتھ روانہ ہوئیں۔ کفار مکہ ان کے پیچھے آئے اور ہبار بن اسود نے ان کو پالیا۔ وہ ان کے اونٹ کو نیزے مارتا رہا حتی کہ ان کو زمین پر گرا دیا۔ ان کے بطن

میں بچہ تھا، وہ گر گیا۔ بہت سارا خون بھی ضائع ہوا۔ ان کو واپس لے جایا گیا۔ بنو ہاشم اور بنو امیہ ان کے بارے میں جھگڑنے لگے۔ بنو امیہ نے کہا کہ ہم ان کے زیادہ حق دار ہیں۔ دراصل سیدہ زینب رضی اللہ عنہا ان کے چچازاد ابوالعاص بن ربیعہ بن عبدشمس کے نکاح میں تھیں۔ چنانچہ وہ ہند بنت ربیعہ کے پاس رہیں۔ ہند انہیں کہا کرتی تھی کہ تیرے ساتھ یہ سب تیرے باپ کی وجہ سے ہوا۔ ادھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: آپ زینب کو لے آتے؟ انہوں نے عرض کی: کیوں نہیں، اللہ کے رسول! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری یہ انگوٹھی انہیں پہنا دینا۔ سیدنا زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ روانہ ہوئے۔ وہ چلتے چلتے ایک چرواہے کے پاس سے گزرے۔ اس سے پوچھا: کس کی بکریاں چرا رہے ہو؟ جواب دیا: ابو عاص بن ربیعہ کی، مزید پوچھا: یہ بکریاں کس کی ہیں؟ جواب دیا: زینب بنت محمد علیہ السلام کی۔ زید رضی اللہ عنہ کچھ دیر اس کے ساتھ چلے، پھر فرمایا: تمہیں ایک چیز دوں، تو رازداری سے سیدہ زینب رضی اللہ عنہا تک پہنچا دو گے؟ اس نے کہا: ہاں۔ زید رضی اللہ عنہ نے وہ انگوٹھی اسے دے دی۔ چرواہے نے بکریاں گھر میں داخل کیں اور انگوٹھی سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کو دے دی۔ سیدہ نے انگوٹھی دیکھی، تو فوراً پہچان لی اور چرواہے سے کہا: یہ انگوٹھی تجھے کس نے دی ہے؟ چرواہے نے کہا: ایک انجان آدمی نے۔ سیدہ نے کہا: تو اسے کہاں چھوڑ کر آیا ہے؟ اس نے وہ جگہ بتا دی۔ سیدہ رات ہونے تک ٹھہری رہیں، پھر اس جگہ پہنچ گئیں۔ زید رضی اللہ عنہ نے سیدہ سے کہا:

آپ اونٹ پر آگے سوار ہو جائیے۔ سیدہ نے فرمایا: نہیں، آگے آپ سوار ہوں۔ سیدنا زید رضی اللہ عنہ آگے سوار ہوئے اور سیدہ پیچھے۔ یوں سیدہ زینب رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچ گئیں۔ اس کے بعد رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے: یہ میری عظیم بیٹی میری وجہ سے ستم جھیلتی رہی ہے۔''

(الآحاد والمثاني لابن أبي عاصم : 2975، المعجم الكبير للطبراني : 22/431-432، شرح مشكل الآثار للطحاوي : 142، والسياق لهٗ، مسند البزّار[كشف الأستار] : 2666، المستدرك على الصحيحين للحاكم : 2/200-201، 4/43-44، دلائل النبوّة للبيهقي : 3/156-157، وسندهٗ حسنٌ)

امام حاکم رحمہ اللہ نے اسے بخاری ومسلم کی شرط پر ''صحیح'' قرار دیا ہے۔

حافظ ہیثمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

رِجَالُهٗ رِجَالُ الصَّحِيحِ .

''اس کے راوی صحیح بخاری والے ہیں۔''

(مجمع الزوائد : 9/213)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اس کی سند کو ''جید'' قرار دیا ہے۔

(فتح الباري : 7/109)

اس کا راوی یحییٰ بن ایوب غافقی جمہور محدثین کرام کے نزدیک ''موثق، حسن الحدیث'' ہے۔ حافظ نووی رحمہ اللہ (631-676ھ) لکھتے ہیں:

فِيهِ أَدْنٰى كَلَامٍ، وَقَدْ وَثَّقَهُ الْأَكْثَرُونَ .

''اس میں تھوڑا سا کلام ہے، البتہ جمہور محدثین نے توثیق کی ہے۔''

(المجموع : 447/3، خلاصة الأحكام : 352/1، ح : 1069)

حافظ ذہبی رحمہ اللہ (673-748ھ) فرماتے ہیں:

لَهٗ غَرَائِبُ وَمَنَاكِيْرُ، يَتَجَنَّبُهَا أَرْبَابُ الصِّحَاحِ، وَيُنَقُّوْنَ حَدِيْثَهٗ، وَهُوَ حَسَنُ الحَدِيْثِ .

''اس نے کچھ غریب اور منکر روایات بیان کی ہیں، جس کی وجہ سے محدثین اس کی ان روایات سے اجتناب کرتے تھے، جنہوں نے صحت کا التزام کیا ہے۔ ایسے محدثین اس کی صرف صحیح احادیث کا انتخاب کرتے تھے۔ اس راوی کی حدیث حسن ہے۔''

(سير أعلام النبلاء : 6/8)

(ب) سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

لَمَّا مَاتَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اغْسِلْنَهَا وِتْرًا، ثَلَاثًا، أَوْ خَمْسًا، وَاجْعَلْنَ فِي الْخَامِسَةِ كَافُورًا .

''جب رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کی وفات ہوئی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں فرمایا: انہیں طاق تعداد میں یعنی تین یا پانچ دفعہ غسل دو۔ پانچویں (یا تیسری) مرتبہ (پانی میں) کافور ملاؤ۔''

(صحيح البخاري : 1253، صحيح مسلم : 939، واللفظ لهٗ)

(ج) سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي، وَهُو حَامِلٌ أُمَامَةَ بِنْتَ زَيْنَبَ، بِنْتِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلِأَبِي الْعَاصِ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ عَبْدِ شَمْسٍ، فَإِذَا سَجَدَ وَضَعَهَا، وَإِذَا قَامَ حَمَلَهَا .

''بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی نواسی امامہ کو اُٹھائے ہوئے نماز پڑھ لیتے تھے جو کہ آپ کی بیٹی زینب اور ابوالعاص بن ربیعہ بن عبد شمس کی لختِ جگر تھیں، سجدہ کرتے وقت انہیں بٹھا دیتے اور قیام کے وقت اٹھا لیتے۔''

(صحيح البخاري :74/1، ح : 516، صحيح مسلم :205/1، ح : 543)

(د) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیٹیوں کے ذکر میں اپنے داماد ابوالعاص کی تعریف فرمائی۔ جب سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے ابوجہل کی بیٹی سے نکاح کا ارادہ کیا تھا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أَمَّا بَعْدُ! أَنْكَحْتُ أَبَا الْعَاصِ بْنَ الرَّبِيعِ، فَحَدَّثَنِي وَصَدَقَنِي .

''حمد وثنا کے بعد! میں نے ابوالعاص بن ربیع سے اپنی بیٹی کا نکاح کیا، وہ اپنی ہر بات کے پاس دار تھے۔''

(صحيح البخاري : 3729، صحيح مسلم : 2449)

② سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا:

نبی اکرم ﷺ کی دوسری بیٹی سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا تھیں، سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بطن سے ہیں اور سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی پہلی زوجہ ہیں۔

(ا) سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

إِنَّمَا تَغَيَّبَ عُثْمَانُ عَنْ بَدْرٍ، فَإِنَّهُ كَانَتْ تَحْتَهُ بِنْتُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَتْ مَرِيضَةً، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّ لَكَ أَجْرَ رَجُلٍ مِّمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا، وَسَهْمَهُ».

''سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ غزوۂ بدر میں شریک نہ ہو سکے۔ وجہ یہ تھی کہ ان کے نکاح میں رسول اللہ ﷺ کی لخت جگر تھیں اور وہ بیمار تھیں۔ نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا کہ آپ کے لیے بدر میں شریک ہونے والوں کی طرح اجر اور حصہ ہے۔''

(صحيح البخاري: 442/1، ح: 3130)

(ب) سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

إِنِّي تَخَلَّفْتُ يَوْمَ بَدْرٍ، فَإِنِّي كُنْتُ أُمَرِّضُ رُقَيَّةَ بِنْتَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَتّٰى مَاتَتْ، وَقَدْ ضَرَبَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَهْمِي، وَمَنْ ضَرَبَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَهْمِهِ، فَقَدْ شَهِدَ.

''میں غزوہ بدر میں شریک نہ ہو سکا، سبب یہ تھا کہ میں رسولِ اکرم ﷺ کی بیٹی رقیہ کی تیمارداری کر رہا تھا، وہ وفات پا گئیں۔ اللہ کے رسول ﷺ نے میرے لیے مالِ غنیمت میں حصہ مقرر کیا تھا۔ جس شخص کا حصہ اللہ کے رسول مقرر فرما دیں، وہ حاضر ہی شمار ہوگا۔''

(مسند الإمام أحمد :68/1، ح : 490، وسندہٗ حسنٌ)

③ سیدہ اُم کلثوم رضی اللہ عنہا:

آپ رضی اللہ عنہا سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بطن اطہر سے پیدا ہوئیں، نبی کریم ﷺ کی تیسری بیٹی ہیں۔ آپ کی شادی سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کی وفات کے بعد سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے ہوئی۔ یوں رسول اللہ ﷺ نے اپنی دو صاحبزادیاں ان کے نکاح میں دیں۔ اسی بنا پر عثمان رضی اللہ عنہ کو ذوالنورین کا لقب ملا۔ سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا کے بارے میں:

(۱) سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

شَهِدْنَا بِنْتًا لِّرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ : وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ عَلَى الْقَبْرِ، قَالَ : فَرَأَيْتُ عَيْنَيْهِ تَدْمَعَانِ، قَالَ : فَقَالَ : «هَلْ مِنْكُمْ رَجُلٌ لَّمْ يُقَارِفِ اللَّيْلَةَ؟»، فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ : أَنَا، قَالَ : «فَانْزِلْ»، قَالَ : فَنَزَلَ فِي قَبْرِهَا .

''ہم بنت رسول ﷺ کی تدفین کے وقت موجود تھے۔ رسول اللہ ﷺ قبر کے پاس بیٹھے تھے۔ میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ کی آنکھیں اشکبار

ہیں، فرما یا رہے ہیں : کون ہے جس نے آج رات اپنی بیوی سے مباشرت نہیں کی؟ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی : میں ہوں۔فرمایا: قبر میں اتریں۔وہ اتر گئے۔''

(صحيح البخاري: 171/1، ح: 1285)

یہ روایت ان الفاظ سے بھی مروی ہے:

لَمْ يُقَارِفْ أَهْلَهُ اللَّيْلَةَ .

''جس نے رات کو ہم بستری نہ کی ہو۔''

(شرح مشكل الآثار للطحاوي : 2514، المستدرك على الصحيحين للحاكم: 47/4، وسندهٗ حسنٌ)

اس حدیث میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا ہی مراد ہیں، کیونکہ سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کی وفات کے وقت تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ بدر میں تھے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی غیر موجودگی میں ان کی تدفین ہوگئی تھی۔

مسند احمد کی ایک روایت (229/3، ح:13431، 270/3، ح:13398) میں اِنَّ رُقَيَّةَ لَمَّا مَاتَتْ ''جب سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا فوت ہوئیں۔'' کے الفاظ ہیں۔ان کے بارے میں حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

وَهِمَ حَمَّادٌ فِي تَسْمِيَتِهَا فَقَطْ .

''حماد کو صرف نام میں وہم ہوا ہے۔''

(فتح الباري في شرح صحيح البخاري: 158/3)

(ب) سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے:

إِنَّهٗ رَاٰى عَلٰى أُمِّ كُلْثُومٍ، عَلَيْهَا السَّلَامُ، بِنْتِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُرْدَ حَرِيرٍ سِيَرَاءَ .

''میں نے رسول اللہ ﷺ کی بیٹی ام کلثوم علیہا السلام کے اوپر دھاری دار ریشم کی چادر دیکھی۔''

(صحيح البخاري : 5842، السنن الكبرٰى للنسائي : 9505)

سنن نسائی (5294) اور سنن ابن ماجہ (3588) میں سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کا نام بیان ہوا ہے، یہ روایت شاذ ہے۔ امام زہری رحمہ اللہ کی ''تدلیس'' کی وجہ سے ''ضعیف'' ہے۔

فائدہ:

عبد اللہ بن عمر بن محمد بن ابان جعفی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

قَالَ لِي خَالِي حُسَيْنُ (بْنُ عَلِيٍّ) الْجُعْفِيُّ (م : 204ھ) : يَا بُنَيَّ! لِمَ يُسَمّٰى عُثْمَانُ ذُو النُّورَيْنِ؟ قُلْتُ : لَا أَدْرِي، قَالَ : لَمْ يَجْمَعْ بَيْنَ ابْنَتَيْ نَبِيٍّ مُنْذُ خَلَقَ اللّٰهُ آدَمَ إِلٰى أَنْ تَقُومَ السَّاعَةُ غَيْرَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَلِذٰلِكَ سُمِّيَ ذُو النُّورَيْنِ .

''میرے ماموں حسین بن علی جعفی (م:۲۰۴ھ) نے مجھ سے فرمایا: بیٹا! جانتے ہو کہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو ذوالنورین کیوں کہا جاتا ہے؟ عرض کیا:

نہیں جانتا۔ فرمایا: سیدنا آدم علیہ السلام سے لے کر قیامت تک کسی بھی نبی کی دو بیٹیاں سوائے سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے، کسی کے نکاح میں نہیں آئیں۔ اسی لیے آپ کو ذوالنورین کہا جاتا ہے۔''

(الشريعة للآجرّي : 1405، معرفة الصحابة لأبي نعيم الأصبهاني : 239، السنن الكبرٰى للبيهقي : 73/7، واللفظ لهٗ، وسندهٗ حسنٌ)

④ سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا:

آپ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے چھوٹی صاحبزادی ہیں اور سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا ہی کے بطن پاک سے ہیں۔ آپ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی زوجہ محترمہ اور حسنین کریمین کی والدہ ماجدہ ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہا کے بے شمار فضائل و مناقب کتب احادیث میں بیان ہوئے ہیں۔ چونکہ باقی بناتِ رسول کا انکار کرنے والے سیدہ فاطمہ کے بنتِ رسول ہونے کے اقراری ہیں، لہٰذا تفصیل کی ضرورت نہیں۔

بعض شیعہ اہل علم کا اقرار:

بعض شیعہ علما بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی چار حقیقی بیٹیوں کو تسلیم کرتے ہیں، جیسا کہ

① امام جعفر باقر رحمہ اللہ سے منقول ہے:

وُلِدَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خَدِيجَةَ الْقَاسِمُ، وَالطَّاهِرُ، وَأُمُّ كُلْثُومٍ، وَرُقَيَّةُ، وَفَاطِمَةُ، وَزَيْنَبُ .

''سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا سے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد یہ تھی: قاسم، طاہر، ام کلثوم، رقیہ، فاطمہ اور زینب رضی اللہ عنہم۔''

(قرب الإسناد للحميري: 9/3، بحار الأنوار للمجلسي: 151/22)

اگرچہ اصولِ محدثین کے مطابق اس قول کی سند سخت ترین ''ضعیف'' ہے، شیعہ اصولوں کے مطابق یہ قول صحیح اور ثابت ہے۔

② ایک صاحب نے امام جعفر صادق رحمہ اللہ کی طرف منسوب کیا ہے:

وُلِدَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خَدِيجَةَ : الْقَاسِمُ، وَالطَّاهِرُ، وَهُوَ عَبْدُ اللّٰهِ، وَأُمُّ كُلْثُومٍ، وَرُقَيَّةُ، وَزَيْنَبُ، وَفَاطِمَةُ .

''رسول اللہ ﷺ کی سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بطن اطہر سے اولاد یہ تھی: قاسم، عبداللہ طاہر، ام کلثوم، رقیہ، زینب اور فاطمہ رضی اللہ عنہم۔''

(الخصال لابن بابويه القمّي، ص: 404)

③ شیخ الشیعہ، محمد باقر مجلسی (م: 1111ھ) نے رمضان المبارک میں پڑھی جانے والی تسبیح ذکر کی ہے:

أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى أُمِّ كُلْثُومٍ ابْنَةِ نَبِيِّكَ، وَالْعَنْ مَنْ اٰذٰى نَبِيَّكَ فِيهَا، اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى رُقَيَّةَ ابْنَةِ نَبِيِّكَ، وَالْعَنْ مَنْ اٰذٰى نَبِيَّكَ فِيهَا .

''یا اللہ! تو اپنے نبی کی بیٹی ام کلثوم رضی اللہ عنہا پر رحمتیں نازل فرما اور اس شخص پر لعنت فرما، جس نے تیرے نبی کو ام کلثوم رضی اللہ عنہا کے حوالے سے تکلیف دی۔ اللہ! تو اپنے نبی کی بیٹی رقیہ رضی اللہ عنہا پر رحمتیں نازل فرما اور اس شخص پر

لعنت فرما، جس نے تیرے نبی کو رقیہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے تکلیف پہنچائی۔‘‘

(بحار الأنوار : 110/95)

④ ابن ابی الحدید،شیعہ (م:656ھ) نے لکھا ہے:

ثُمَّ وَلَدَتْ خَدِيجَةُ مِنْ رَّسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَاسِمَ، وَالطَّاهِرَ، وَزَيْنَبَ، وَرُقَيَّةَ، وَأُمَّ كُلْثُومٍ، وَفَاطِمَةَ .

’’سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بطن سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دو بیٹے، قاسم وطاہر رضی اللہ عنہما اور چار بیٹیاں، زینب، رقیہ، ام کلثوم اور فاطمہ رضی اللہ عنہن تھیں۔‘‘

(شرح نهج البلاغة : 132/5)

نوٹ:

بعض متروک اور کذاب راویوں نے سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر 25 سال اور سیدہ کی عمر 40 سال بیان کی ہے۔ جسے بنیاد بنا کر بعض لوگ صغرے کبرے ملاتے ہیں اور بنات رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار کر دیتے ہیں، ان سے عرض ہے کہ پہلے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر 25 اور سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی عمر 40 ثابت کر لیجئے، پھر لگاتے رہیے اندازے۔ یاد رہے کہ صحیح سند سے عمر کا تعین ثابت نہیں۔